© rasailojaraid.com

ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ

ابھی مولانا محمد یوسف بنوری کی رحلت کا زخم تازہ تھا کہ ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ بھی نومبر کے پہلے ہفتے میں یہاں سے چل بسے۔ ڈاکٹر موصوف مولانا بنوری کی طرح صحیح معنی میں ایک مدرس اور معلم تھے۔ وہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۱ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۱ء میں اورینٹل کالج لاہور، سے عربی میں ایم۔اے کرنے کے بعد لاہور ہی میں اسلامیات کے لیکچرر مقرر ہوئے۔ تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ انھوں نے غیر ملکی زبانوں کو بھی پڑھا۔ یہاں اس بات کا ذکر شاید دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ مرحوم نے فرانسیسی اور جرمن زبانیں سبقاً سبقاً امرتسر کے معروف قوم پرست رہنما ڈاکٹر سیف الدین کچلو سے پڑھیں۔ اطالوی اور ہسپانوی زبانیں بھی پڑھیں۔ اور پرنس کائتانی کی معروف کتاب ''تاریخ اسلام،، کے مقدمے کا ترجمہ اطالوی زبان سے کیا جسے مرحوم سید سلیمان ندوی نے ''معارف،، ۱۹۲۸ء اور ۱۹۲۹ء میں شائع کیا۔ ۱۹۲۹ء میں وہ ایک وظیفے پر لندن چلے گئے جہاں ڈاکٹر اقبال کے استاد آرنلڈ اور مداح پروفیسر گب سے استفادہ کیا۔ لندن سے واپسی پر وہ مختلف کالجوں میں مدرس رہے اور آخر ۱۹۵۶ء میں پنجاب یونیورسٹی نے انھیں عربی پروفیسر مقرر کیا، جہاں وہ ۳ سال تک کام کرتے رہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ے

ڈاکٹر موصوف فطری طور پر خاموش مزاج تھے جس کی وجہ سے انھیں درس و تدریس اور مطالعہ و تحقیق سے گہرا شغف رہا۔ چنانچہ وہ تعلیم کے ساتھ ساتھ حیدرآباد دکن کے ممتاز انگریزی پرچے 'اسلامک کلچر'، دارالمصنفین کے اردو مجلہ 'معارف'، اور اس پائے کے دوسرے علمی پرچوں میں برابر لکھتے رہے۔ مقدمہ ابن خلدون اور دعوت اسلام (آرنلڈ) کا اردو ترجمہ بھی انھوں نے شائع کرایا۔

وفات سے قبل انھوں نے اپنی قیمتی لائبریری کا ایک حصہ پنجاب یونیورسٹی کو ھدیہ دے دیا اور بعض کتابیں ہم نے اپنے قیام لاھور میں علماء اکیڈمی کی لائبریری کے لئے ارزاں قیمت پر ان سے حاصل کیں۔ دو سال قبل انھوں نے اپنے لطف و کرم سے نوازتے ہوئے بعض مسودات ھمیں عنایت کئے۔ جن میں ڈاکٹر حمید اللہ کی کتاب سیرت رسولؐ کا جو فرنچ زبان میں پیرس سے شائع ہوئی ہے، اردو ترجمہ بھی تھا۔ چونکہ یہ ترجمہ مکمل نہیں تھا اس لئے انھوں نے ھماری درخواست پر ترجمہ کو مکمل کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اب پتہ نہیں کہ بقایا ترجمہ کہاں ہے؟ افسوس کہ ہم ان کی ناگہانی وفات سے قبل ان کے ارشاد کے مطابق ان سے ملاقات نہ کرسکے۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، دو بیٹے چھوڑے ھیں، جن سے ھمیں دلی ھمدردی ہے۔

انھوں نے پاکستان میں جس لگن، محنت، خاموشی اور انکساری سے زندگی بسر کی ہے، وہ اساتذہ اور طالب علموں دونوں کے لئے ایک روشن مثال ہے۔ موجودہ وقت میں جبکہ علماء کرام درس و تدریس کے تاریخی منصب کو چھوڑ کر سیاست کا رخ کر رہے ھیں، ایسے لوگوں کا وجود یقینا قابل قدر ہے جو رسول کریمؐ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے تعلیم کے مقدس پیشہ سے وابستہ ھیں۔ کیونکہ حالیہ وقت میں اخلاقی اور اجتماعی بحران پر وقتی منصوبہ بندی یا پروپیگنڈا سے قابو پانا مشکل ہے۔ اس قومی مسئلہ کو صرف صحیح تعلیم

© rasailojaraid.com